



پیشوا الشیخ الاسلامی رحمہ اللہ
محدث فتویٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(بعض لوگ کہتے ہیں کہ حج افراد حج تمتع سے افضل ہے۔ اس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج افراد کیا کرتے تھے۔ اگر حج تمتع افضل ہوتا تو یہ لوگ بھی حج تمتع کرتے تو ہم ان کا رد کیسے کریں؟ (فتاویٰ المدینہ: 4)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

حج افراد کہ جس کا ذکر کرتے ہیں یہ مفضول ہے ممکن ہے بعض اوقات مفضول ثابت ہو اور بعض اوقات افضل ہوتا ہے۔ حج قرآن اور تمتع سے بھی یہ مطلق طور پر ہے کہ جس کی کوئی دلیل بھی نہیں۔ یہ لوگ حقیقت میں اپنے مذہب کی تائید میں حج کرتے ہیں۔ یہ سنت کی مدد کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا ہے اور لوگوں کے لیے بیان کیا کہ ان کا جو حج قرآن تھا اس سے حج تمتع افضل ہے اس کی دلیل

"لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَبْرَأْتُ لَمَ أَكُنْ مِنَ الْهَازِلِينَ وَبَخَلْتُهَا عَزَّةً"

اگر میں اپنے معاملہ میں جو بعد میں جا پاتے جان لیتا تو ہدیٰ ساتھ لے کر نہ آتا اور اس احرام کو عمرے والا احرام کر دیتا۔

جب یہ بات ثابت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج افراد کیا ہے۔ قانونی طریقہ کے مطابق تو پھر وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو کیوں بھول جاتے ہیں اور جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا اور اس فرمان کو بھی بھول گئے۔

"ثُمَّ شَهِدَ أَصَابِيهِ وَقَالَ: ذُفِلَتْ الْفَرَزْدَةُ فِي الْحُجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"

قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ حج افراد باطل ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کو باطل کہنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے ہم حج کرنے والوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ حج تمتع کریں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور حج کرنا چاہیں تو پھر حج قرآن کریں کہ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا ہے اور ذوالحلیفہ سے قربانی ساتھ لے گئے تھے۔ یا بغیر قربانی ہی کہ حج قرآن کرے۔ تو یہ منع ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے۔ اسی نصوص کے ساتھ کہ جن میں سے واضح ترین نص یہ ہے۔ "ذُفِلَتْ الْفَرَزْدَةُ فِي الْحُجِّ" کیونکہ یہ حکم عام ہے وگرنہ بات نہیں ہے کہ حج تمتع صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ مخصوص ہے کہ جس طرح سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال ہونے کا حکم دیا کہ جب وہ مروہ پر تھے اور آپ ان سے فرمانے لگے:

"... لَوْ أَنِّي شُقْتُ الْهَازِلِينَ لَأَعْلَلْتُ"

اگر میں قربانی ساتھ لے کر نہ آتا تو حلال ہو جاتا۔

سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر جہاں سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آکھیا یہ فائدہ آپ نے ہمیں اس سال کے لیے دیا یا ہر سال کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو چکا ہے قیامت کے لیے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

حج اور عمرہ کا بیان صفحہ: 216

محدث فتویٰ